تیرا میرا
عشق
از ماہ جیا
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرا میرا عشق

از ماہ جیا

ماہ جیا نے یہ ناول(تیرا میرا عشق)صرف اور صرف نیوایرامیگزین(New Era Magazine)کیلیے لکھاہے۔اس ناول(تیرا میرا عشق)کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنف کے نام صرف اور صرف نیوایرامیگزین(New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذاکسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یاکوئی بھی فرد بمعہ مصنف کواس کاکوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیوایرامیگزین

وہ اپنے نرم گرم بستر پر مزے سے سوئی تھی جب اسے اپنے چہرے پر کسی کے ننھے ہاتھوں کا احساس ہوا اس نے اپنی موندی موندی آنکھوں سے دیکھا کہ ننھا قاسم اسے اپنے چھوٹے ہاتھوں سے ہلا رہا تھا۔

"پاری آپی اتھ داؤ" اسے آنکھیں کھولتا دیکھ پانچ سالہ قاسم نے توتلی زبان میں فٹ سے بولا۔

"ہاں شہزادے اٹھ گئی ہوں" جیا نے اس کے ہاتھ چوم کر دوبارہ آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔

"نی اتھ داؤ تائی می بلالی ہیں" قاسم نے دوبارہ اسے آنکھیں موندتے دیکھ کر قدرے چیخ کر کہا۔

"تم جا کر بولو میں اٹھ گئیں ہوں" جیا نے اس کے چیخنے پر اسے گھور کر بولا۔

"میں دا کر بولو دانی اتھ ری" قاسم اسے زبان دکھاتا دھمکی دے کر باہر بھاگ گیا۔

"اس کو تو میں چھوڑوں گی نہیں اففففف سونے بھی نہیں دیتا کوئی" اور وہ جو دوبارہ سونے لگی تھی قاسم کی دھمکی سن کر بیڈ سے اٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے باتھ روم بھاگی اس لیے کے کہیں اماں قاسم کی بات سن کر جوتے سمیت نہ پہنچ جائیں-

"ارے واہ آج تو تیار بھی ہو گئی خیریت" خایفہ جو جیا کو جگانے آئی تھی اسے پہلے سے تیار دیکھ کر حیرانگی سے بولی-

"ہاں کیوں کے صبح صبح اماں سے عزت نہیں کروانی اور ویسے بھی کل جو زبان کے جوہر دکھائے تھے میں نے ابھی تک اسی کا غصہ نہیں اترا ہو گا" سیاہ جینز پر سرخ اور سیاہ ہی لونگ پرنٹڈ ٹی شرٹ پہنے سرخ سٹالر گلے میں لپیٹے لیے جیا بچوں جیسا منہ بنا کر کہتے ہوئے خایفہ کو بہت معصوم لگی-

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"ہاہاہا اچھا اب آجاؤ نیچے چلیں اور ویسے بھی دادا جی اور چاچو کے ہوتے کچھ نہیں بولیں گی" خایفہ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور دونوں نیچے چل پڑیں-

ڈائننگ روم میں قدم رکھتے ہی وہ بھاگ کر دادا اور اپنے بابا کے درمیان والی کرسی پر بیٹھی اور سب کو سلام کرنے کے بعد اپنے دادا سے مخاطب ہوئی-

"اور میری جان کیسے ہو" جیا نے آنکھ مار کر دادا سے کہا وہ ہمیشہ انہیں بے تکلفی سے جان, جانِ من اور جگر وغیرہ کہہ کر بلاتی تھی-

"اجیہ یہ کیا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا روز بروز تم بہت بدتمیز ہوتی جا رہی ہو تمیز سے بات کرو" نازنین نے غصے سے گھورتے ہوئے اسے ڈانٹ کر کہا جب بھی وہ جیا سے ناراض ہوتیں تو اسے اجیہ ہی کہہ کر بلاتیں-

"اوووہ سوری اماں میں تمیز سے بولتی ہوں میری جان آپ کیسے ہیں" اماں کو جواب دینے کے بعد جیا نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے تمیز سے دادا کا حال پوچھا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی جبکہ نازنین کا جیا کو گھورتے ہوئے بس نہیں چل رہا تھا کے جوتے سے اسے سینک کر رکھ دیں-

"میں بلکل ٹھیک کرم اللہ کا تم سناؤ یونیورسٹی نہیں جانا" اس سے پہلے کے نازنین اسے کچھ کہتیں صداقت بٹ نے پیار سے جواب دے کر جیا سے سوال کیا-

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"جی بس ناشتہ کر کے جانے لگی ہوں بابا آپ مجھے چھوڑ دیں گے" جیا نے مسکرا کر دادا کو جواب دینے کے بعد حاکم بٹ سے پوچھا-

"نہ بیٹا جی آج تو میں نہیں چھوڑنے جاسکوں گا مجھے ضروری کام ہے آپ کو آج مبشر چھوڑ دے گا" حاکم بٹ نے چاچو کا نام لیا تو وہ مسکرا دی-

"جی بابا شکریہ" جیا نے نہایت ادب سے اپنے بابا کا شکریہ ادا کیا اور ناشتہ کر کے چاچو کے ساتھ نکل گئی-

سب بچے اسکول, کالج جاتے تھے جو کے فرنیچر فیکٹری کے قریب تھے انہیں چھوڑنے کی ڈیوٹی منور چاچو کی تھی جبکہ صرف جیا یونیورسٹی جاتی تھی اسے گاڑی چلانا آتی تھی بلکہ اڑانا آتی تھی اس لیے حاکم بٹ ہی اسے لینے اور چھوڑنے جاتے تھے-

---

وہ تینوں یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھیں کب سے اسکا انتظار کر رہی تھیں-وہ سب آرٹس کی سٹوڈنٹس تھیں جیا، مصباح، ماہین اور ماہم چاروں پکی سہیلیاں تھیں........جیا اور مصباح بچپن کی سہیلیاں تھی جب کے ماہین اور ماہم کی دوستی ان سے کالج میں ہوئی تھی-چاروں ایک

دوسرے کے خوشی غم میں ساتھ دینے والی تھیں پر جیا کے ہمیشہ دیر سے آنے پر کڑھتیں اور دل کھول کر اسے صلواتیں سناتی تھیں۔

"فون کرواسے قسم سے کبھی ٹائم پر آئی ہو یہ لڑکی" صدا کی بے صبری مصباح (صبا) نے جھنجلا کے کہا۔

"کیا ہے پر میڈم اٹھائے تو پھر ناں" ماھین (ماہی) نے بھی اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں آ کیوں نہیں رہی" ہمیشہ چپ رہنے والی شرمیلی ماہم (ماہ) ہلکی آواز میں منمنائی تو باقی دونوں نے حیرانگی سے دیکھا پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں تو وہ سٹپٹا گئی۔

"ہاہاہاہاہا ارے واہ آج تو چشمش بھی کچھ بولی ہے" ماہی نے ہنس کر کہا۔

"ہاں بھئی دنیا میں سب کچھ ہو سکتا ہے پر جیا میڈم کبھی ٹائم پہ آئے یہ حسرت ہی رہے گی سب کی" صبا نے آہ بھرتے ہوئے جیا کی تعریف کی تو ماہ اور ماہی ہنس پڑیں انہیں ہنستا دیکھ صبا کی بھی ہنسی چھوٹ گئی وہ ہنسنے میں مگن تھی جب انہیں جیا گیٹ سے آتی دیکھائی دی۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"میں آگئی" جیا نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا-

"اچھا کدھر ہو مجھے تو نظر نہیں آرہی" صبا نے اپنے بیگ کی جیبوں کو ٹٹولتے ہوئے کہا-

"ہاہاہاvery funny" جیا نے منہ بناتے ہوئے ہنس کر کہا-

"دیر سے کیوں آئی گھر بیٹھی انڈے دے رہی تھی کیا" ایسی فضول باتوں کی امید ماہی سے ہی کی جا سکتی تھی-

"دور دفع ہو بکواس کرتی رہا کرو تم بس" جیا نے اسے دھموکا جڑتے ھوئے کہا تو وہ کراہ کر رہ گئی-

"لو جی آتے ساتھ ہی تشدد شروع کر دیا ہے ہم کب سے ادھر ویٹ کر رہے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے" صبا نے دھموکے کا اشارہ کرتے ہوئے اس کے لیٹ آنے پر شکایت کی-

"افففف واللہ آج تو میں جلدی اٹھ کر ٹائم پہ نکلی تھی پر عین سڑک پر چاچو کی بائیک نے دھوکا دے دیا" جیا نے اپنی مجبوری بتاتے ہوئے کہا-

"سر رضوی کی کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے" اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا پڑھا کو ماہ نے سب کا دھیان کلاس کی طرف کروایا-

"او وہاں جلدی چلو ایک منٹ بھی لیٹ ہوئے تو کلاس میں گھسنے نہیں دیں گے" ماہی نے بھی کہا تو وہ سب کلاس کی جانب چل دیں-

---

جیسے ہی گاڑی نے ہارن بجایا چوکیدار نے پھرتی سے دروازہ کھولا اور گاڑی پورچ میں داخل ہوئی-وہ باہر نکلا اور مضبوطی سے قدم پہ قدم جماتا اندر کی طرف بڑھ گیا-ہال میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر اس وجود پر پڑی جو اس کے انتظار میں صوفے پر بیٹھی تھیں اسے اندر داخل ہوتا دیکھ اٹھ کھڑی ہوئیں-

www.neweramagazine.com

"میری جان آج بہت دیر کر دی" انہوں نے اس کے جھکے سر کا بوسہ لیا اور پوچھا-

"جی امی بس آج کام زیادہ تھا اور آپ پھر انتظار کر رہی ہیں مت کیا کریں سو جایا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا دیر رات تک آپ میرے لیے جاگیں مجھے اور دیر بھی ہو سکتی ہے" اس نے ان کی بات کا جواب دے کر ناراضگی سے کہا-

"مصطفی جب تک تم آنہ جاؤ مجھے اونگھ بھی نہیں آتی سونا تو دور کی بات ہے اور اتنی فکر ہے تو جلدی آیا کرو ناں" زرمین نے مصنوئی ناراضگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے امی میں کل جلدی آنے کی کوشش کروں گا" مصطفی نے کہا تو زرمین نے محبت سے اپنے فرمانبردار بیٹے کو دیکھا جو تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"جاؤ جا کر فریش ہو میں کھانا گرم کر کے تمہارے کمرے میں لاتی ہوں" زرمین نے کہا۔

"نہیں امی کھانا مت لائیں بھوک نہیں بس کافی پیوں گا" مصطفی نے منع کرتے ہوئے کہا۔

"کھانا کیوں نہیں کھانا صبح بھی ناشتہ کیے بغیر گئے تھے" زرمین نے فکر مندی سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا۔

"امی افروز کے ساتھ لنچ کیا تھا میں نے اب صرف کافی لوں گا" مصطفی نے اپنے بزنس پارٹنر کا نام لیا۔

"اچھا جاؤ میں لاتی ہوں" زرمین نے نیم رضامندی سے کہا تو وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

مصطفی اور افروز یونیورسٹی کے زمانے سے دوست تھے مصطفی ہمیشہ سے ذہین، حساس، الگ تھلگ رہنے والا، کم گو پر صاف گو، ضدی اور غصے کا تیز ایک پہیلی قسم کا بندہ تھا۔ لیکن افروز سے دوستی ہو گئی اس میں زیادہ ہاتھ افروز کا ہی تھا جو مصطفی کی سرد مہری کے باوجود اس کے ساتھ رہتا تھا جس نے اسے افروز کی دوستی قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔

مصطفی اور افروز نے مل کر امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا اور دونوں بزنس پارٹنر تھے... انہیں کام کرتے صرف تین سال ہوئے تھے پر انکا بزنس عروج پہ تھا..... مصطفی نے عالم بٹ کا بزنس نہ سنبھالا کیوں کے آئے دن ان میں تلخ کلامی ہوتی رہتی اور انہوں نے اسے افروز کے ساتھ پارٹنر شپ کرنے پر نہ روکا انہیں لگا تھا کے جب انکا بزنس نہیں چلے گا تو مصطفی کو مجبورا شوروم سنبھالنا پڑے گا لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ آئے دن اسے کامیابی کی طرف بڑھتا دیکھ رہے تھے وہ خوش تھے کے انکا بیٹا ترقی کر رہا ہے پر انہیں افسوس بھی ہوا کے وہ اس بات سے غافل اور دور تھے کے اپنے بیٹے کو جان نہ پائے اور وہ زرمین کو قصوروار سمجھتے کے وہ بیٹے کو ان کے اور اپنے متعلق بتاتیں تھیں اور بیٹا ان سے دور ہو گیا..... عالم بٹ زرمین سے بدگمان ہوتے گئے۔

کمرے میں چار دروازے تھے ایک داخلی، دوسرا واشروم، تیسرا پرسنل اسٹڈی روم اور چوتھا وارڈروب کمرے میں سفید اور کریم کلر کا ایسا کامبینیشن تھا کے سب دروازے دیواریں ہی لگتی تھیں...

داخلی دروازے سے اندر آتے ہی بائیں طرف بہت بڑی کھڑکی تھی جس پر اس وقت سفید ریشمی پردے گرے تھے جدھر سے خوبصورت لان نظر آتا تھا.....بائیں طرف واشروم کا دروازہ تھا اور ساتھ ہی وارڈروب روم داخلی دروازے اور واشروم کے دروازے کے درمیان کنگ سائز بیڈ تھا جس پر سفید چادر اور سفید نرم گرم سا کمبل رکھا تھا بیڈ کی دونوں سائیڈ پر سفید لیمپس رکھے تھے اور سفید دیوار جس پر آف وائٹ پھول اس مہارت سے بنے تھے کے اندھیرے میں ان سے روشنی نکلتی تھی جہاں اس کی تصویر بڑی شان سے لگی تھی جس میں وہ اپنی مغرور شخصیت کے ساتھ بلیک پینٹ کوٹ میں کھڑا تھا......بیڈ کے سامنے ٹی وی کی بڑی سکرین دیوار پر لگی تھی اور دائیں طرف دو چھوٹے سفید صوفے اور ٹیبل تھا اور تھوڑا سا آگے اسٹڈی روم کا دروازہ جبکہ بائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا جہاں وہ کھڑا بالوں میں برش پھیر رہا تھا جب دروازہ ناک کر کے زرمین کمرے میں آئیں۔

شاہ نے پیار بھری نظروں سے زرمین کو دیکھا جو کافی کے ساتھ سینڈوچ بھی لائی تھیں۔

"امی آپ کو کچھ کہنا ہے"شاہ نے زرمین سے پوچھا تو وہ گہرا سانس لے کر سر اثبات میں ہلا گئیں۔

"ہاں.....میں چاہتی ہوں کے کل تم ناشتہ ہم سب کے ساتھ کرو"زرمین نے بتایا تو سینڈوچ کھاتے شاہ نے منہ تک جاتا سینڈوچ واپس پلیٹ میں رکھ دیا۔

"امی میں مصروف ہوتا ہوں"شاہ نے زرمین سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"ایسی بھی کیا مصروفیت ہے مصطفیٰ نہ تم ناشتہ ساتھ کرتے ہو نہ لنچ اور ڈنر تو کرتے ہی نہیں ہو حالت دیکھی ہے اپنی"زرمین نے فکرمندی سے کہا تو شاہ مسکرا دیا۔

"امی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ فکر نہ کریں"شاہ نے زرمین کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسے فکر نہ کروں بس کل سے تم کم سے کم ناشتہ سب کے ساتھ کرو گے"زرمین نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"کسی نے کیا کچھ کہا ہے امی"شاہ نے امی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ن... نہیں کسی نے کیا کہنا ہے میں ایسا چاہتی ہوں" شاہ کے پوچھنے پر زرمین کے چہرے کا رنگ بدلا پر اپنے آپ کو سنبھال کر بولیں۔

"امی آنکھیں آئینہ ہوتی ہیں جو انسان کا راز کھولتی ہیں آپ جب جھوٹ بولتی ہیں تو نظریں چرا لیتی ہیں اور مجھے پتہ ہے کے ہمیشہ کی طرح آج بھی ابو شکایتیں لگانے, طعنے دینے اور طنز کے تیر چلانے سے باز نہ آئے ہوں گے" شاہ نے سرد مہری سے کہا۔

"مصطفی باپ ہیں وہ تمھارے اور تم شکایت کا موقع نہ دیا کرو ناں میری جان" زرمین شاہ کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے بے بسی سے بولیں۔

"ہہہہ شکایت.... اور جو ہمیں ان سے شکایات ہیں وہ ان کا کیا امی ان کا کیاااا".... شاہ نے وقفہ لے کر غصے کو کنٹرول کرنا چاہا پھر بولا۔

"آپ کا کیا قصور امی جب انکا خاندان ان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاھتا" شاہ نے غصے سے اونچی آواز میں کہا۔

"مصطفی....."زرمین سسکی تھیں۔

"ٹھیک ہے میں کل ناشتہ آپ کے ساتھ کروں گا" شاہ امی کو سسکتا دیکھ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"ہمم تم سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے" زرمین اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولیں اور باہر نکل گئیں۔

حاکم بٹ جب اپنی فیملی سمیت عالم بٹ کے گھر سے واپس جا رہے تھے تب انہیں نہیں پتا تھا کے یہ انکی عالم بٹ سے آخری ملاقات تھی اسی رات کی بات ہے جب حاکم بٹ اپنے لیپ ٹاپ پہ کام میں مصروف تھے اور جیا اپنے دادا کی گود میں بیٹھی تھی۔

"دادا آدمیلے نے دوت بنے ہے (آج میرے نئے دوست بنے ہیں)" جیا نے دادا سے کہا اور کام کرتے حاکم بٹ کا ہاتھ ساکت ہوا۔

"اچھا کون سے دوست بنائے ہیں میرے بیٹے نے آج" دادا نے پیار سے اپنی عزیز از جان پوتی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مدے نی پتا اماں نے بولا تھا تے وہ میلے تایا دان ہے (مجھے نہیں پتا اماں نے بولا تھا کے وہ میرے تایا جان ہیں)" جیا کی بات سنتے جہاں حاکم بٹ ساکت ہوئے وہیں صداقت بٹ کا چہرہ غصے سے لال ہوا۔

"یہ کیا کہ رہی ہے حاکم" صداقت بٹ نے غصے سے اونچی آواز میں پوچھا تو انکی گود میں بیٹھی جیا ڈر گئی اور حاکم بٹ نے سپاٹ چہرہ لئے باپ کو دیکھا۔

"جیا میری جان جاؤ صبح اسکول بھی جانا ہے" حاکم بٹ نے ڈری ہوئی جیا سے کہا تو وہ بھاگ کر باپ کے ساتھ چپک گئی اور نفی میں سر ہلایا۔

"جیا بیٹا جاؤ دیر ہو گئی ہے نہ" حاکم بٹ نے مسکرا کر پیشانی چومتے ہوئے کہا تو وہ باہر چلی گئی۔

New Era Magazine
www.neweramagazine.com

"تم اس ناہجاز سے ملے تھے" صداقت بٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"جی عالم کے گھر جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی ہے اس لئے اس دفعہ میں نازنین اور جیا کو بھی..." حاکم بٹ کی بات ابھی جاری تھی کے صداقت بٹ نے انھیں ٹوکا۔

"اس دفعہ... مطلب تم اس نافرمان سے ملتے رہتے ہو میرے منع کرنے کے باوجود بھی یہ جانتے ہوئے کے اس سے ملنے والے کی میں شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کروں گا" صداقت بٹ نے طیش کے عالم میں کہا۔

"ابا جی آٹھ سال ہو گئے ہیں اب معاف بھی کر دیں بھائی اور بھابی کو گھر بلالیں آپ کا ایک پوتا اور تین پوتیاں بھی ہیں کیا آپ کا دل نہیں کرتا" حاکم بٹ نے صداقت بٹ کو منانے کی کوشش کی۔

ایک پل کو پوتے پوتیوں کا سن کر صداقت بٹ کا دل کیا کے عالم بٹ کو معاف کر دیں پر انا آڑے آ گئی۔

"نہیں ہر گز نہیں اگر اس ذلیل انسان کی طرفداری کرنی ہے اور اس سے رابطہ قائم رکھنا ہے تو جائیداد سے اپنا حصہ لو اور میری نظروں سے دور ہو جاؤ چھوڑ جاؤ اس نافرمان کی طرح" صداقت بٹ اپنے جذبات کو قابو کرتے ہوئے اپنا لہجہ سخت کر کے بولے۔

"نہیں ابا جی جائیداد لے کر کیا کروں گا میں اور آپ کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں کبھی نہیں" صداقت بٹ کی بات سن کر تو گویا حاکم بٹ تڑپ اٹھے جو بھی ہوا اماں جی کے جانے کے بعد ابا جی کو نہیں چھوڑ سکتے تھے۔

"تو ٹھیک ہے وعدہ کرو کے اس انسان سے کوئی رابطہ نہیں رکھو گے" صداقت بٹ نے کٹھور پن سے کہا۔

"ابا جی ایسا مت کریں آپ کو پتہ ہے بھائی بھی مجھے عزیز ہے پلیز" حاکم بٹ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

حاکم بٹ جانتے تھے کے عالم بٹ سب کو یاد کر کے اداس رہتے اور اماں جی کے جانے کے بعد تو اور اداس رہتے تھے ایسے میں اگر حاکم بٹ کا رابطہ بھی ختم ہو گیا تو وہ مایوس ہو جائیں گے اور حاکم اپنے عزیز بھائی کم دوست کو مایوس نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"میں یا وہ نافرمان" صداقت بٹ نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تو وہ حاکم بٹ کو پتھر دل لگے۔

"اا....آپ ابا جی" حاکم بٹ نے ہارتے ہوئے ٹوٹے لہجے میں کہا اور کمرے سے نکل آئے جب کے صداقت بٹ نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موندیں جن میں سے آنسو نکل کر انکے گریبان میں جذب ہو گئے-

---

Continue...

Next Episode will be posted 15 May on new era magazine

نوٹ

تیرامیراعشق پڑھنے کے بعداپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایاگیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گرپھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہوتواس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرامیگزین)

New Era Magazine
www.neweramagazine.com